سلیمان علیہ السلام کو کیا تمام جانوروں کی بولی کا علم دیا گیا تھا؟
قرآنِ مجید اس خیال کی واضح نفی کرتا ہے۔

قرآنِ مجید نے بتایا ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے خود اپنی زبان سے لوگوں کو بتایا تھا

وَقَالَ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ عُلِّمۡنَا مَنطِقَ ٱلطَّيۡرِ

''اور اس نے کہا'' اے لوگو! ہمیں پرندوں کی بولی کا علم دیا گیا ہے'' (حوالہ النمل ۔۱۶)

اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ النمل کی آیت ۱۷ میں بتایا

وَحُشِرَ لِسُلَيۡمَٰنَ جُنُودُهُۥ مِنَ ٱلۡجِنِّ وَٱلۡإِنسِ وَٱلطَّيۡرِ فَهُمۡ يُوزَعُونَ ۝١٧

''اور سلیمان (علیہ السلام) کیلئے اس کے جنوں، انسانوں اور پرندوں کے لشکر ترتیب وار ٹولیوں میں جمع کئے گئے''۔

اللہ تعالیٰ اور رسول کے فرمان میں اضافہ کرتے ہوئے اردو اور انگریزی زبان کی اکثر تفسیروں میں بعض قدیم مفسرین کے خیال کو دہراتے ہوئے یہ لکھ دیا گیا ہے کہ سلیمان علیہ السلام کو محض پرندوں کی نہیں بلکہ تمام جانوروں، چوپایوں، درندوں کی بولی کا علم دیا گیا تھا۔ [''بولیاں تو تمام جانوروں کی سکھلائی گئی تھیں لیکن پرندوں کا ذکر بطور خاص اس لئے کیا ہے کہ پرندے سائے کیلئے ہر وقت ساتھ رہتے تھے'' [حوالہ ترجمہ مولانا محمد جونا گڑھی۔ تفسیر مولانا صلاح الدین یوسف۔ قرآنِ کریم شاہ فہد پرنٹنگ کمپلیکس۔ سعودی عرب]۔ ان کے اس قول کی تائید کیلئے کتاب اور علم کی شہادت موجود نہیں اس لئے یہ محض گمان اور خیال ہے۔ خیال کی تائید کیلئے ثبوت نہیں ہوتا اس لئے تخیل کو وزن دینے کیلئے اس قسم کی تاویل بنانی پڑتی ہیں۔ اور جناب غلام احمد پرویز صاحب نے مفہوم القرآن میں ''علمنا منطق الطیر'' کا مفہوم یوں بیان کر دیا ''ہمارے پاس بڑا مستعد گھوڑوں کا لشکر ہے جس کے قواعد وضوابط سے ہم خوب واقف ہیں'' اور پھر انہیں ''قبیلہ طیر'' کے شاہسوار بھی قرار دے دیا۔ دنیا کی کسی بھی دوسری کتاب کا کسی دوسری زبان میں ترجمہ کرتے ہوئے شاید ہی کسی نے اتنی بے خوفی سے اس قدر من مانی کی ہوگی کہ پرندے کو ترجمے اور مفہوم میں گھوڑا بنا دیں اور پھر اس پرندے کو کسی قبیلے کے شاہسوار۔

سلیمان علیہ السلام نے لوگوں کو خود ہی بتایا تھا کہ انہیں پرندوں کی زبان سمجھنے کی اہلیت عطا فرمائی گئی ہے۔ اور قرآنِ مجید نے انتہائی واضح انداز میں بتایا ہے کہ سلیمان علیہ السلام کے لشکروں میں پرندوں کے سوا دوسرے جانور اور درندے وغیرہ شامل نہیں تھے۔

وَتَفَقَّدَ ٱلطَّيۡرَ

''اوراس نے پرندوں پر نگاہ دوڑائی'' (حوالہ النمل-۲۰)

يَٰجِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُۥ وَٱلطَّيۡرَ

''اے پہاڑو اور پرندو! ان (داؤد علیہ السلام) کے ساتھ مل کر میری طرف رجوع کرو'' (حوالہ سبا-۱۰)

وَٱلطَّيۡرَ مَحۡشُورَةٗۖ كُلّٞ لَّهُۥٓ أَوَّابٞ ﴿١٩﴾

(ہم نے پہاڑوں کو پابند کیا جو شام اور اشراق کے وقت اس کے ساتھ مل کر تسبیح کرتے) اور اکٹھے کئے پرندوں کو بھی،

سب اس کی طرف رجوع کرنے والے تھے'' (سورۃ ص-۱۸-۱۹)

قرآنِ مجید نے سیدنا داؤد اور سلیمان علیہم السلام کے ساتھ درندوں اور جانوروں کو کبھی نہیں دکھایا۔ ان کے حوالے سے صرف پرندوں کی بات ہوئی ہے۔اس قدر واضح بیان کی موجودگی میں ان آیات مبارکہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے اس قیاس آرائی کا قطعی کوئی جواز نہیں تھا کہ سلیمان علیہ السلام تمام جانوروں کی زبان سمجھتے تھے۔

اس طرح کی خیال آرائی کا سبب شاید سورۃ النمل کی آیت ۱۸-۱۹ تھی۔

حَتَّىٰٓ إِذَآ أَتَوۡاْ عَلَىٰ وَادِ ٱلنَّمۡلِ

''یہاں تک کہ جب وہ چیونٹیوں کی وادی میں پہنچے

قَالَتۡ نَمۡلَةٞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّمۡلُ ٱدۡخُلُواْ مَسَٰكِنَكُمۡ

تو ایک مادہ چیونٹی نے حکم دیا'' اے چیونٹیوں! اپنی بلوں میں گھس جاؤ

لَا يَحۡطِمَنَّكُمۡ سُلَيۡمَٰنُ وَجُنُودُهُۥ وَهُمۡ لَا يَشۡعُرُونَ ۝

کہیں سلیمان (علیہ السلام) اور اس کے لشکر تمہیں کچل نہ ڈالیں اور انہیں محسوس بھی نہ ہو''

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكٗا مِّن قَوۡلِهَا

''اس مادہ چیونٹی کی اس بات پر وہ خوشی سے مسکرائے'' (حوالہ النمل ۱۸-۱۹)

قَالَتۡ واحد مؤنث غائب ماضی معروف، ''اس (واحد مؤنث) نے کہا''۔ قَوۡلِهَا میں ضمیر ''هَا'' بھی واحد مؤنث غائب کیلئے ہے ''اس (واحد مؤنث) کی بات (سے)''۔قرآنِ مجید نے چودہ سو سال قبل بتایا کہ ایک مادہ چیونٹی نے دوسری چیونٹیوں کو بلوں میں گھس جانے

کیلئے کہا تھا اور موجودہ زمانے کی تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ یہ ملکہ چیونٹی ہے جو احکامات جاری کرتی ہے۔ اس زمانے کے انسان کے پاس ایسے آلات نہیں تھے جن کی مدد سے چیونٹی کے جنسی اعضاء میں تفریق دیکھ کر مادہ اور نر کی شناخت کر سکتا۔ لیکن انسان اس دور میں مادہ اور نر چیونٹی کے جسم کی ساخت، اعضاء بشمول جنسی اعضاء کے متعلق معلومات رکھتے ہیں۔

سلیمان علیہ السلام ایک مادہ چیونٹی کی بات کو سمجھ کر مسکرائے تھے۔ مفسرین کیلئے شاید یہی بات پریشانی کا باعث بنی کہ سلیمان علیہ السلام نے خود تو لوگوں کو یہ بتایا تھا کہ انہیں پرندوں کی بولی کی سمجھ عطا کی گئی تھی لیکن انہوں نے ایک چیونٹی کے قول کو بھی سمجھ لیا تھا اور پھر انہوں نے بجائے یہ کہنے ''قرآنِ مجید کے مطابق سلیمان علیہ السلام کو پرندوں اور چیونٹیوں کی بولی سمجھ آتی تھی'' نہ جانے یہ کہنا کیوں مناسب سمجھا کہ دنیا کے تمام جانوروں، درندوں، چوپایوں کی زبان بھی سمجھتے تھے اور یہ کہ یہ علم اللہ تعالیٰ نے انہیں بطور اعجاز عطا فرمایا تھا۔

قرآنِ مجید میں تمام ذی حیات کیلئے اگرچہ دَآبَّةٍ کا لفظ استعمال ہوا ہے لیکن متحرک ذی حیات کو بنیادی طور پر دو گروپوں میں تقسیم کر کے بیان فرمایا

وَهُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ مِنَ ٱلْمَآءِ بَشَرًا

''اور اسی اللہ نے پانی سے بشر بنایا'' (حوالہ سورۃ الفرقان۔۵۴)

انسان کے علاوہ تمام متحرک جانداروں کیلئے دَآبَّةٍ استعمال ہوا۔

وَٱللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّن مَّآءٍ	''اور اللہ ہی نے سب جانوروں کو پانی میں سے پیدا کیا
فَمِنْهُم مَّن يَمْشِى عَلَىٰ بَطْنِهِۦ	اب ان میں کوئی اپنے پیٹ کے بل چلتا ہے **(reptiles)**
وَمِنْهُم مَّن يَمْشِى عَلَىٰ رِجْلَيْنِ	اور ان میں کوئی دو پاؤں پر چلتا ہے،
وَمِنْهُم مَّن يَمْشِى عَلَىٰٓ أَرْبَعٍ	اور ان میں کوئی چار پاؤں پر چلتا ہے
يَخْلُقُ ٱللَّهُ مَا يَشَآءُ	اللہ جو (جیسے) چاہتا ہے تخلیق کرتا ہے
إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ۝	بیشک اللہ ہر شئے (بات) پر قادر ہے'' (سورۃ النور۔۴۵)

دَآبَّةٍ یعنی زمین پر چلنے والے جانوروں اور اُڑنے والے پرندوں کو ایک دوسرے سے ممیّز کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ ان میں ہر ایک مختلف نسل سے تعلق رکھتا ہے۔ ارشاد فرمایا

وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَا طَٰٓئِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّآ أُمَمٌ أَمْثَالُكُم

''اور زمین میں کوئی جانور ایسا نہیں، نہ کوئی دو پروں پر اڑنے والا پرندہ ہے مگر وہ سب تمہارے مثل جماعتیں (Species) ہیں۔

مَّا فَرَّطْنَا فِى ٱلْكِتَٰبِ مِن شَىْءٍ

ہم نے (اپنی) کتاب میں کسی شئے (کے بیان) میں کمی نہیں چھوڑی'' (حوالہ الانعام۔۳۸)

طَٰٓئِرٍ کو تمام جانوروں سے ممیز (distinct) کرنے والی خصوصیت (unique characteristic) یہ ہے کہ یہ (two winged) دو پروں کے ذریعے اُڑتے ہیں۔ دنیا میں تمام جانوروں سے الگ پرندے کی تسلیم شدہ تعریف یہی ہے۔ سلیمان علیہ السلام دو پروں پر اُڑنے والے جانداروں کی زبان سمجھنے کی اہلیت رکھتے تھے اور جب انہوں نے ایک مادہ چیونٹی کی بات سمجھ لی تھی تو واضح ہے کہ وہ چیونٹی بھی طَٰٓئِرٍ کی مانند تھی جو دو پروں پر اُڑتے ہیں۔ ہمارے ہاں تو یہ محاورہ بھی رائج ہے ''چیونٹی کے پر نکل آنا''۔ فقط آنکھ سے بھی دکھائی دیتا ہے کہ چیونٹی کے پر ہوتے ہیں۔ چیونٹیاں جانداروں کی اس امم سے تعلق رکھتی ہیں جن کی اکثریت کے دو پر ہوتے ہیں۔ ملکہ چیونٹی دو پروں کے ساتھ پیدا ہوتی ہے اور نر چیونٹوں کے دو پر ہوتے ہیں لیکن کام کرنے والی (worker ant) مادہ چیونٹیوں کے پر نہیں ہوتے۔ ملکہ چیونٹی اور نر چیونٹے ہوا میں اڑتے ہوئے ملاپ کرتے ہیں اور ملکہ چیونٹی ملاپ کے بعد اپنے پروں کو توڑ دیتی ہے۔ اور ملکہ چیونٹی سے ملاپ کرنے والے نر چیونٹے ملاپ کے کچھ بعد مر جاتے ہیں۔ قرآنِ مجید نے اللہ رب العزت کے ارشاد اور سلیمان علیہ السلام کے قول سے واضح کرنے کے بعد کہ انہیں پرندوں کی زبان سمجھنے کی اہلیت عطا فرمائی گئی تھی، یہ بتا کر حقیقت میں چیونٹی کو مانند دو پروں والی پرندہ کہا ہے کہ انہوں نے ایک مادہ چیونٹی کی دوسروں سے کہی ہوئی بات کو بھی سمجھ لیا تھا۔

انسان اور دَآبَّةٍ الگ الگ ہیں

وَفِى خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِن دَآبَّةٍ ءَايَٰتٌ لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿٤﴾

''اور تمہاری تخلیق اور ان جانداروں کی تخلیق میں جو اس نے (آسمان و زمین میں) پھیلا رکھے ہیں یقین کرنے والے لوگوں کیلئے کئی نشانیاں ہیں'' (الجاثیة۔ ۴)

یقین عقل و فکر سے آتا ہے

إِنَّ شَرَّ ٱلدَّوَآبِّ عِندَ ٱللَّهِ ٱلصُّمُّ ٱلْبُكْمُ ٱلَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ﴿٢٢﴾

''بیشک اللہ کے نزدیک برے جانور وہ (لوگ) ہیں جو دانستہ بہرے اور گونگے بن کر عقل استعمال نہیں کرتے'' (الانفال۔۲۲)

ہمارے اطراف پھیلے جانوروں میں ہم میں سے ءَايَـٰتٌ لِّقَوۡمٍ يُوقِنُونَ ۝ ''یقین کرنے والوں کیلئے نشانیاں ہیں''۔

لیکن اکثر لوگ غافل ہیں۔ روز قیامت یہ ہوگا

وَإِذَا وَقَعَ ٱلۡقَوۡلُ عَلَيۡهِمۡ أَخۡرَجۡنَا لَهُمۡ دَآبَّةً مِّنَ ٱلۡأَرۡضِ

''اور جس وقت ان پر وہ وعدہ (قیامت) ثابت ہو چکا ہوگا تو ہم ان کیلئے زمین سے ایک جانور نکالیں گے

تُكَلِّمُهُمۡ أَنَّ ٱلنَّاسَ كَانُواْ بِـَٔايَـٰتِنَا لَا يُوقِنُونَ ۝

جواُن لوگوں سے کلام کرے گا کہ لوگ ہماری آیات (قرآنِ مجید+نشانیوں) پر یقین نہیں کرتے تھے''۔ (النمل۔۸۲)

وَقَعَ واحد مذکر غائب ماضی معروف ہے۔ إِذَا ظرف زمان ہے ''جب ،جس وقت''۔ اس طرح واضح ہے کہ یہ قیامت کی نشانی کی بات نہیں ہے بلکہ عین قیامت والے دن کا واقعہ ہے کہ اس دن زمین میں سے ایک جانور نکالا جائے گا۔ کس لئے؟۔ انسان کیلئے زمین پر جانور یقین پیدا کرنے کیلئے ہیں اور یقین نہ کرنے والوں سے روز قیامت ایک جانور باتیں کرے گا۔ قرآنِ مجید نے قیامت سے قبل پرندوں کے علاوہ کسی جانور کو انسانوں سے کلام کرنے کی صلاحیت کا حامل ہونے اور کسی بھی انسان کو پرندوں کے علاوہ کسی جانور کی بولی کو سمجھنے کی صلاحیت عطا کرنے کا ذکر نہیں کیا۔ قرآنِ مجید نے جانوروں کو سدھانے کا ذکر کیا ہے۔